مُنہ بنا لیتے ہیں لوگ

اب کلاشنکوف سے سب کو ڈرا لیتے ہیں لوگ
اب چٹانوں کے سروں کو بھی جھکا لیتے ہیں لوگ

کون کہتا ہے دلوں سے اڑ گئیں ہمدردیاں
اب تو قاتل کو بھی سولی سے بچا لیتے ہیں لوگ

جانے منزل پر پہنچ کر کیا کریں ہم سے سلوک
راہ چلتے جیب سے سب کچھ اڑا لیتے ہیں لوگ

کس قدر جذبہ تعاون کا ہے ان میں دوستو
دوسروں کی چیز بھی اپنی بنا لیتے ہیں لوگ

جیتے جی یہ ں ہے کہ پوچھتے تک بھی نہیں
دم نکل جائے تو کاندھوں پر اٹھا لیتے ہیں لوگ

اپنے ہمسائے کے آنگن میں نہ جائے روشنی
اپنے گھر کے دیپ بھی سارے بجھا لیتے ہیں لوگ

تو اگر ناواقف آداب دنیا ہے تو کیا!
زندہ رہنے کے لئے سب کچھ سکھا لیتے ہیں لوگ

چل پڑے ہیں سب غلط راہوں پہ اپنے ہمنوا
ہم جو نہ دیں ساتھ تو پھر منہ بنا لیتے ہیں لوگ

پروفیسر محمد اکرام تائب (عارف والا)